بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الكريم، وعلى آله وصحبه ومن سار على نهجه إلى يوم الدين ، وسلم تسليماً كثيراً ، أما بعد ، فأسأل الله تعالى أن ينضّر وجوهنا بتعلم سنة النبي صلى الله عليه وسلم، وينضّر وجوهنا برؤيته تبارك وتعالى في الدار الآخرة، فهذا ملخص لمادة علوم الحديث لدورة تأهيل الدعاة باللغة الأردية .

تدوين السنة: (تاريخ هذاالعلم)

ابتداء میں حدیث کی کتابت سے منع کیا گیا تھا، جیسا کہ صحیح مسلم میں ابو سعید الخدری کی مرفوعاً روایت ہے : **(لا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلا حَرَجَ)** (مجھ سے قرآن کے علاوہ کوئی چیز نہ لکھو، اور جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ لکھا ہے اسے مٹا دے، اور مجھ سے روایت کرو، اس میں کوئی حرج نہیں)، آپ کا یہ حکم اس لیے تھا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام قرآن کریم سے مخلوط نہ ہو جائے، کیونکہ قرآن کریم ایک کتاب میں جمع نہیں تھا، اس کے بعد حدیث کی کتابت کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے بعض مخصوص افراد کے لیے لکھنے کی اجازت دی، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: **(اكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ)** (ابو شاہ کے لیے لکھ دو)، اور ابو ہریرہ کا فرمان : (مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لکھنے والا کوئی شخص نہ تھا، سوائے عبداللہ بن عمرو کے جو حدیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا).

اس کے بعد حدیث کی کتابت کے جواز اور استحباب پر علماء امت کا اجماع ہو گیا، لیکن صحابہ کے دور میں یہ کتابت انفرادی حیثیت سے جاری رہی، حتی کہ جب **عمر بن عبدالعزیز رحمه الله** نے بارِ خلافت اٹھایا تو انہوں اس وقت کے امام **محمد بن شهاب الزهري** کو حدیث کی کتابت کا حکم دیا، اس خدشہ کے پیشِ نظر کہ عرب کے عجم سے اختلاط اور حافظہ کمزور ہونے سے کہیں کوئی حدیث ضائع نہ ہو جائے. بیشک عمر بن عبدالعزیز کا یہ حکم اللہ تعالی کے اس وعدہ کے مطابق ہے جس میں اللہ رب العزت نے شریعتِ اسلامیہ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے: **(إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ)** (الحجر: 9) (بیشک ہم ہی اس وحی کو نازل کرنے والے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)، اور وحی قرآن وحدیث پر مشتمل ہے، مزید یہ بھی کہ قرآن کی حفاظت کے لیے حدیث کی حفاظت بھی ضروری ہے، کیونکہ حدیث ہی قرآن کو بیان اور اس کی شرح کرنے والی ہے.

چنانچہ عمر بن عبدالعزیز کے حکم کے بعد باقاعدہ طور پر تدوینِ حدیث کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، خصوصاً دوسری صدی ہجری کے درمیان تک حدیث میں کئی مصنفات معرض وجودہ میں آتی ہیں، جیسا کہ مسند عبیداللہ بن موسی، مسند مسدد بن مسرہد البصری، مسند نعیم بن حماد الخزاعی، موطأ ابن إبی ذئب، وموطأ مالک وغیرہ ہیں.

تدوينِ علم مصطلح الحديث کے مراحل:

مصطلح الحدیث جس کا علوم الآلہ میں شمار ہوتا ہے، اور جس کا مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز کرنا ہے، تو یہ علم تدوین کے تین مراحل سے گذرتا ہوا ہم تک پہنچتا ہے.

المرحلة الاولى:

علم مصطلح الحدیث کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ} (الحجرات: 6)، اور حدیث کو صحیح الفاظ سے آگے سنانے والے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء ہے: ((نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ، فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ) (اللہ تعالی اس شخص کو تروتازہ اور خوش وخرم رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سن کر ایسے ہی آگے پہنچاتا ہے جیسے اس نے سنی تھی، ممکن ہے جسے سنائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہو) (وأحمد (4157)، وابن ماجه (232)، والترمذي (2657)، واللفظ له، وقال: حسن صحيح)، اور ارشادِ نبوی ہے: (مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ) (متفق عليه)، اور صحیح مسلم میں أَبوسَعِيدٍ الْخُدْرِيّ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ابی بن کعب کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو موسی الاشعری غصہ کی حالت میں ہمارے پاس آئے اور کہا کہ میں تم سے اللہ کے نام سے طلب کرتا ہوں کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی ہے: (الاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ، وَإِلَّا فَارْجِعْ) (تین مرتبہ اجازت لو اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ) وہ میرے ساتھ چل کر عمر کے پاس گواہی دے، کیونکہ میں نے ان سے تین بار اجازت طلب کی، اس کے بعد چل دیا، توانہوں نے مجھ سے لوٹ جانے کی وجہ پوچھی تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی توانہوں نے کہا: کوئی گواہ لاؤ جو اس پر گواہی دے، ورنہ تمہاری پٹائی کرتا ہوں، چنانچہ ابو سعید نے ان ساتھ جا کر گواہی دی)

شروع میں علم مصطلح الحدیث کی تدوین کی اس قدر زیادہ ضرورت نہ تھی، لیکن جیسے جیسے زمانہ عصرِ نبوت سے دور ہوتا گیا، اور بدعات رائج ہوتی گئیں، تو اس وقت قبولِ حدیث کے قواعد وضوابط وضع کرنے کی ضرورت پیش آئی، محمد بن سیرین فرماتے ہیں: (لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلاَ يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ) (پہلے پہل حدیث کی اسناد کے بارے نہیں پوچھا کرتے تھے، لیکن جب فتنہ (یعنی بدعات) پیدا ہوا تو (علماء حدیث) نے کہا: اپنی حدیث کے رواۃ بتاؤ کون ہیں؟ چنانچہ اگر وہ اہل السنہ میں سے ہوتے تو ان کی حدیث قبول کی جاتی، اور بدعتیوں میں سے ہوتے تو اس کی حدیث رد کر دی جاتی) (مقدمه صحيح مسلم)، مقدمہ صحیح مسلم میں محمد سیرین کا فرمان ہے: (إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ) (یہ علم دین ہے، چنانچہ دیکھو تم کس سے دین لے رہے ہو).

چنانچہ ابتداء میں یہ علم علماء کی کتابوں میں بکھرا ہوا پایا گیا، جیسا کہ امام شافعی (204) کی کتاب **الرسالة اور الأم**،

اورإمام احمد (241) سے ان کے شاگردوں کے دریافت کردہ سؤالات،

اور علی بن المدینی (234) کی کتاب "العلل"، اور یحییٰ بن معین (233) کے سؤالات.

امام بخاری (256) کی تاریخ کبیر، تاریخ اوسط، اور تاریخ صغیر، اور امام مسلم (261) کا مقدمہ، اور جامع الترمذی (279) کے آخر میں العلل الصغیر، اور نسائی (303) کے ابواب اور ان کی کتاب العلل.

اہل علم کا اس بات پر اختلاف ہے کہ اس علم پر سب سے پہلے مستقل کس کی تصنیف ہے؟ چنانچہ بعض نے کہا کہ وہ امام شافعی ہیں، جنہوں نے اپنی کتاب **الرسالة** میں علوم حدیث کو تصنیف کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ امام شافعی کی کتاب **الرسالہ** مصطلح

الحدیث کی کتاب نہیں، بلکہ وہ اصول فقہ سے متعلقہ ہے، لیکن مصطلح الحدیث اور اصول فقہ تشابہ ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے کتاب **الرسالہ** کو مصطلح الحدیث سے منسوب کیا ہے.

المرحلة الثانية:

مصطلح الحدیث پر اولین تصنیف قاضی ابو محمد الرامہرمزی (360) کی کتاب **المحدث الفاصل** ہے، اگرچہ انہوں نے اس میں مصطلح الحدیث کے تمام علوم جمع نہیں کیے.

اس کے بعد ابو عبداللہ الحاکم کی کتاب **معرفة علوم الحديث** (405).

اس کے بعد ابو نعیم الاصبہانی (430) ہیں جنہوں نے **مَعْرِفَة علوم الحديث** پر **مُسْتَخْرَج** تصنیف کی.

اس کے بعد الخطیب البغدادی (463)، جنہوں نے **الكفاية** میں اسانید سے علوم الحدیث کے ضوابط بیان کیے، نیز ان کی کتاب **الجامع لاخلاق الراوي وآداب السامع** ہے، اس کے علاوہ انہوں نے حدیث کے ہر فن پر الگ سے کتاب تصنیف کی،

ابن نقطہ فرماتے ہیں: حق بات یہ ہے کہ جو لوگ خطیب بغدادی کے بعد آئے ہیں، ان سب کا دارو مدار خطیب کی کتابوں پر ہے.

المرحلة الثالثة:

تیسرے مرحلہ کا آغاز ابو عمرو ابن الصلاح الشہرزوری (643) سے ہوتا ہے، جنہوں نے **مقدمة علوم الحديث** میں مصطلح الحدیث کے 65 قسم کے علم جمع کیے، چنانچہ گذرے ہوئے تمام علماء کے کلام کو اس کتاب میں جمع کیا، اس لحاظ سے یہ کتاب بہت جامع اور مفید ہے، حتی کہ ابن الصلاح کی یہ کتاب علوم الحدیث پر تصنیف کرنے والوں کی توجہ کا مرکز بن گئی، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ابن الصلاح کی اس کتاب پر کتنے ہی زیادہ لوگوں نے کام کیا، کوئی اسے مختصر کر رہے ہیں، تو دوسرے اس کی شرح کر رہے، اور تیسرے اس کی نظم بنا رہے ہیں، انہیں میں سے امام نووی ہیں جنہوں نے اپنی دو کتابوں: **الإرشاد** اور **التقريب** میں اسے مختصر کیا، اور علامہ عراقی اور ابن حجر ہیں جنہوں نے اس پر نکت تصنیف کیے.

اس کے بعد ابن حجر (852) آتے ہیں، جنہوں نے "**نُخْبَةُ الفِكْر**" تصنیف کیا، جس میں علوم الحدیث کے 90 سے زائد علوم کو جمع کیا، چنانچہ یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود مصطلح الحدیث کے تمام علوم پر مشتمل ہے، اسی لیے **نخبة الفكر** اہل علم کی توجہ کا مرکز رہا ہے، جس پر سینکڑوں تصنیفات معرض وجود میں آئیں، خود ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی **نُزْهَةُ النَظَر** کے نام سے مختصر شرح کی، اور **نخبة الفكر** ابن حجر کی ان کتابوں میں سے ہے جن کی ترتیب وتہذیب پر انہوں نے اطمئنان کا اظہار کیا ہے.

مقدمات في مصطلح الحديث

مصطلح الحديث كي تعريف:

علم بأصول وقواعد يعرف به أحوال السند والمتن من حيث القبول والرد (ایسے اصول وقواعد کا علم جس سے قبول یا رد کرنے کے لحاظ سے سند اور متن کے حالات معلوم کیے جائیں).

معنى المصطلح : مصطلح کا معنی ہر وہ کلمہ جس کا اس علم سے متعلقہ علماء کے ہاں متفقہ طور پر مخصوص معنی ہو .

الحديث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا : قول، فعل، اقرار یا صفت ہے .

علم الحديث: وہ علم جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال اور احوال معلوم کیے جائیں.

علم الحديث كي دو قسمين هين:

(1) حديث كي روايت كا علم : جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال روایت کرنا اور ان روایات کے الفاظ پر نظر رکھنا، جس کا تعلق حدیث کے متن سے ہے، یعنی : مرفوع، موقوف، مقطوع، اور حدیث کے الفاظ کی معرفت حاصل کرنا. نقل وحفظ کا اہتمام کرنا.

(2) علم الحديث دراية : جس میں حدیث کی سند اور متن کے حالات معلوم کرنا، آیا کہ وہ مقبول ہے یا مردود، اور حدیث کی علتیں (کمزوریاں) معلوم کرنا، اور راویوں کے حالات کا علم حاصل کرنا، اور اس کے احکام کا رکھنا.

دعوت إلى الله کے لیے مصطلح الحديث كي ضرورت:

الداعی إلی اللہ کی حیثیت مبلغ عن اللہ وعن رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، جس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس بات کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف منسوب کرتا ہے اس پر یقین واعتماد ہو، کہیں **{ومن اظلم ممن افترى على الكذب}** اور **(وأن تقولوا على الله ما لا تعلمون}** اور **(من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار)** (متفق عليه) کے زمرہ میں نہ آ جائے،

امام مسلم رحمہ اللہ صحیح مسلم کے مقدمہ میں روایت کرتے ہیں: نبی - صلی اللہ علیہ وسلم - نے فرمایا ہے : (مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ). (جو شخص مجھ سے ایسی حدیث روایت کرتا ہے جو جھوٹی معلوم ہوتی ہے، تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے) (ورواه أحمد، والترمذي، وابن ماجه، وصححه الألباني).

إمام النووی- رحمہ اللہ- شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں: **"يَحْرُم رِوَايَة الْحَدِيث الْمَوْضُوع عَلَى مَنْ عَرَفَ كَوْنَهُ مَوْضُوعًا أَوْ غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ وَضْعُهُ؛ فَمَنْ رَوَى حَدِيثًا عَلِمَ أَوْ ظَنَّ وَضْعَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ حَال رِوَايَتِهِ وَضْعَهُ فَهُوَ دَاخِل فِي هَذَا الْوَعِيد، مُنْدَرِج فِي جُمْلَة الْكَاذِبِينَ عَلَى رَسُول اللَّه -صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-. وَيَدُلّ عَلَيْهِ أَيْضًا الْحَدِيث السَّابِق: "مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ".** انتهى (جسے معلوم ہو یا اس کا غالب ظن یہ ہو کہ حدیث موضوع ہے، تو ایسے شخص کو اس حدیث کا روایت کرنا حرام ہے، چنانچہ جو شخص معلوم ہو جانے کے بعد کہ حدیث موضوع ہے اسے روایت کرتا ہے وہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کہنے کی وعید آتی ہے، جیسا کہ سابقہ حدیث میں ہے: (مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ)

زمانہ قدیم سے محدثین کرام نے قرآن وسنت کی روشنی میں احادیث کی صحت وضعف کو پرکھنے کے لیے چند اصول وضوابط مقرر کیے ہیں، جن کا علم حاصل کرکے ایک داعی صحیح وحسن اور ضعیف وموضوع کی پہچان کر سکتا ہے.

علم مصطلح الحديث كي اهميت:

شيخنا العلامه ابن عثيمين رحمه الله **نخبة الفكر** کی شرح میں فرماتے ہیں: کتاب وسنت ہی وہ اصل ہیں جس پر ایک انسان اپنے عقیدہ کی بنیاد رکھتا ہے، اور اسی پر اس کی عبادت کا دار ومدار ہے، لہٰذا اس بنیاد کی تحقیق کرنا ضروری ہے، اور جس بات کی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی جاتی ہے اس کی تاکید ضروری ہے.

فرماتے ہیں: قرآن کریم کے لیے صرف ایک چیز پر نظر رکھنے کی ضرورت : اور وہ ہے آیت سے استدلال، کیونکہ امت مسلمہ کے ہر دور میں نقل متواتر کی وجہ سے قرآن کی صحت نقل کو دیکھنے کی ضرورت نہیں.

جبکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو چیزوں پر نظر کی ضرورت : (1) کیا یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں؟ (2) کیا یہ حدیث اس حکم پر دلالت کرتی ہے یا نہیں؟

اسی سے علم مصطلح کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، کیونکہ اس علم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب بات کی تحقیق ہوتی ہے.

علم المصطلح کا حکم :

علامه ابن عثيمين رحمه الله فرماتے ہیں: **ولهذا كانت دراسة مصطلح علم الحديث فرض كفاية ، فنحن إذا درسنا نكون قد قمنا بفرض من الفروض، نثاب عليه ثواب الفرض.** اس سے معلوم ہوا کہ مصطلح الحدیث کا علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، یہ علم حاصل کرکے ہم فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں، جس میں فرض ادا کرنے کا ثواب ہے.

حدیث اور خبر میں فرق: جمہور محدثین کے ہاں یہ دونوں ہم معنی ہیں، لیکن بعض نے فرق کیا ہے کہ حدیث خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب چیز کے لیے، اور خبر عام ہے جو آپ کے علاوہ بھی دوسروں کی بات پر استعمال ہوتا ہے.

حدیث اور اثر میں فرق: بعض محدثین کے نزدیک: حدیث اور اثر ہم معنی ہیں، لیکن لفظ اثر عام ہے، جس میں صحابہ تابعین کے اقوال شامل ہیں، جبکہ حدیث خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب بات کے لیے ہے.

حدیث اور سنت میں فرق: بعض اوقات حدیث اور سنت ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرویات کو حدیث اور سنت کا نام دیا جاتا ہے، اور احادیث کی کتب کو : کتب حدیث، اور کتب سنت کہا جاتا ہے. لیکن بعض دوسرے اوقات میں حدیث اور سنت میں فرق کیا جاتا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو سنت کو نام دیا جاتا ہے نہ کہ حدیث کا، اسی طرح فرض یا واجب کے مقابلہ میں سنت کا لفظ استعمال ہوتا ہے، نہ کہ حدیث کا، اور اس کے برخلاف حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کے لحاظ سے عموماً کہا جاتا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے، نہ کہ سنت ضعیف.

بعض علمي مصطلحات:

الصَّحَابِي: من لقي النبي صلى الله عليه وسلم مؤمناً به ومات على ذلك، وإن تخللت ردّته (وہ شخص جو ایمان کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہو، اور ایمان پر ہی اس کی موت واقع ہوئی ہو، چاہے وہ درمیان میں مرتد بھی ہوا ہو).

التَّابِعِي: من لقي الصحابي مسلماً ومات على ذلك (جس مسلمان کی کسی صحابی سے ملاقات ہوئی ہو، اور حالتِ ایمان پر فوت ہوا ہو).

المُخَضْرَم: وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، لیکن آپ سے نہ مل سکا، انہیں تابعین میں شمار کیا جاتا ہے.

السَنَد : سلسلة الرواة الموصلة للمتن یعنی: حدیث کی عبارت تک پہنچانے والا راویوں کا سلسلہ.

المَتْن: هو ما ينتهي إليه السند من الكلام : جہاں راویوں کا سلسلہ ختم ہو کر حدیث کی عبارت شروع ہوتی ہے.

المُسْنَد: (1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل مرفوع حدیث، (2) وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی احادیث الگ سے جمع کی گئی ہوں.

المُسْنِد: وہ راوی جو حدیث کو سند سے روایت کرے.

المحَدِّث: حدیث کی روایات، راویوں، اور اس کی درایت کی وسیع اطلاع رکھنے والا عالمِ حدیث.

الحافِظ: جو ہر طبقہ کے راویوں اور روایات کو محدث سے بہتر جانتا ہو.

(1) خبر كي پہلی تقسيم:

راویوں کی قلّت یا کثرت کے اعتبار سے خبر کی 2 قسمیں ہیں: متواتر، آحاد.

خبر متواتر : لغوی معنی: پے در پے، اصطلاحاً: جس میں راویوں کی اتنی بڑی تعداد ہو جن کا عموماً جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہ ہو. اسکی دو قسمیں ہیں:

(1) متواتر لفظي: جو حدیث ایک ہی طرح کے الفاظ سے بکثرت روایت ہو.

(2) متواتر معنوي: جو حدیث مختلف الفاظ سے بکثرت روایت ہو لیکن تمام روایات معنی میں متفق ہوں.

متواتر كي 4 شروط هيں: (1) راویوں کی کثیر تعداد روایت کرے. (2) تعداد کی یہ کثرت ہر طبقہ میں پائی جائے. (3) عموماً ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہ ہو. (4) خبر کا تعلق کسی حسی چیز پر ہو، نہ کہ خیالات اور اعتقادات پر.

متواتر کا حکم: متواتر خبر ایسے یقینی علم کا فائدہ دیتی ہے جسے ردّ کرنا ممکن نہ ہو. اس کے روایوں کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ اس کی اسانید کا جائزہ لینے کی ضرورت نہیں ہوتی، اور صحیح یہ ہے کہ ان کی تعداد مقرر نہیں، روایوں کے حالات کے پیشِ نظر کبھی کم تعداد بھی تواتر کا معنی دیتی ہے، اور کبھی زیادہ تعداد سے تواتر حاصل نہیں ہوتا.

خبرِ آحاد: لفظ اَحد کی جمع، یعنی جسے روایت کرنے والے اِکّا دُکّا یا چند افراد ہوں.

خبرِ آحاد کا حکم : صحیح یہ ہے کہ خبرِ آحاد اگر ثابت ہو تو وہ عقائد، احکام، حلال وحرام اور فضائل وغیرہ میں حجت ہے، اور یہ علمِ ظنی کا فائدہ دیتی ہے، یعنی اس کی اسانید کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے.

خبرِآحاد كي اقسام: تین ہیں: (1) مشہور. (2) عزیز. (3) غریب.

خبر مشهور: جو زبانوں پر مشہور ہو. اصطلاحاً: جسے کسی طبقہ میں صرف تین راوی روایت کریں، اگرچہ دوسرے طبقات تین سے زیادہ ہوں لیکن تواتر تک نہیں پہنچے.

خبرِ عزیز: عزیز کا معنی قوت یا کم اور نادر ہونا ہے، اصطلاحاً: جسے کسی طبقہ میں صرف دو راوی روایت کریں.

خبرِ غریب: جسے کسی طبقہ میں صرف ایک راوی روایت کرے. اس کی دو قسمیں ہیں: (1) غریب مطلق. (2) غریب نسبی.

غريب مطلق: جسے سند کے اصل (صحابی کی طرف) سے صرف ایک راوی روایت کرے، جیسے (إنما الاعمال بالنيات).

غريب نسبي: جسے سند کے درمیان سے ایک راوی روایت کرے.

غريب كا دوسرا نام: فرد ہے. فرد مطلق. فرد نسبی.

(2) خبر كي دوسري تقسيم: مقبول اور مردود کے لحاظ سے:

المقبول هو: ما يُرَجِّح صِدْق المُخبِر به: جس میں روایت کرنے والے کی سچائی کا غالب امکان ہو.

المردود هو: ما يُرَجِّح كَذِب المُخبِر به: جس میں روایت کرنے والے کی غلطی کا زیادہ امکان ہو.

الخبر المُحتَفّ بالقَرائن: وہ خبرِ آحاد جسے بعض قرائن اور خارجی اسباب کی بنیاد پر ترجیح دی جاتی ہے. جیسا کہ:

(ا) وہ حدیث ہے جسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہو، اگرچہ وہ تواتر کی حد تک نہ پہنچی ہو، کیونکہ ایسی حدیث میں تین بڑے قرائن ہیں جو اسے حجت بناتے ہیں: (1) علمِ حدیث میں شیخین کا بلند رتبہ. (2) صحیح احادیث کے انتخاب میں باقی محدثین سے فوقیت. (3) علماءِ امت کا صحیحین کو قبول کرنا، بلکہ علماءِ امت کا صحیحین کی قبولیت پر اجماع بذاتِ خود تواتر سے بڑھ کر ہے.

(ب) وہ حدیث جس کی مختلف سندیں ہوں، جو ضعف و کمزوری سے محفوظ ہوں.

(ج) وہ خبر جسے ائمہء محدثین نے ایک دوسرے سے روایت کیا ہو، بشرطیکہ وہ غریب نہ ہو.

(3) مقبول خبر كي تقسيم: صحیح اور حسن کے لحاظ سے:

صحیح اور حسن کے لحاظ سے خبرِ مقبول کی چار قسمیں ہیں: (1) صحیح لذاتہ. (2) حسن لذاتہ. (3) صحیح لغیرہ. (4) حسن لغیرہ.

صحیح لذاتہ کی تعریف: هو ما اتّصَلَ سَنَدُه بِنَقْلِ عَدْلٍ تَامّ الضَّبْطِ عَنْ مِثْلِهِ إِلَى مُنْتَهَاهُ مِن غَيرِ شُذُوذٍ ولا عِلَّةٍ، فَإنْ خَفَّ الضَّبْطُ فَالحَسَنُ لِذَاتِه: وہ خبر جسے عادل اور تامُّ الضَّبط راوی متصل سند سے بغیر کسی شُذُوذ وعِلَّت کے روایت کرے.

تعریف کی شرح: (عادل) صاحبِ ایمان و تقوی، (تامُّ الضَبط) مکمل حافظہ جس میں ذہنی یادداشت اور کتاب کی حفاظت شامل ہیں، (متصل سند) یعنی ہر راوی نے اپنے استاذ سے براہِ راست سنا ہو، (شذوذ) جس میں راوی اپنے سے زیادہ قوی راوی کی مخالفت کرے، (علت) وہ خفیہ کمزوری ہے جو حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب ہو.

صحیح کے مراتب: (1) جن اسانید کے متعلق محدثین نے (اَصَحُّ الاَسَانِيد) صحیح ترین اسانید کہا ہے. (2) متفق علیہ: جسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہو. (3) جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو. (4) جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو. (5) جو حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہو. (6) جو صرف بخاری کی شرط پر ہو. (7) جو صرف مسلم کی شرط پر ہو. (8) جو بخاری و مسلم کے علاوہ کسی صحیح کتاب کی شرط پر ہو.

بخاری ومسلم کی شرط کا معنی: کسی سند میں راویوں کا اس انداز سے پایا جانا جس طرح بخاری ومسلم میں ان کی روایت آئی ہے.

حسن لذاتہ: وہ خبر جسے عادل اور خفیف الضَّبط راوی متصل سند سے بغیر کسی شُذوذ وعِلّتْ کے روایت کرے.

حسن اور صحیح میں فرق: باقی تمام شروط حسن میں ہونا ضروری ہیں، سوائے حفظ ویاداشت کہ جس میں معمولی کمزوری ہو.

صحیح لغیرہ: وہ حسن لذاتہ جس کی اس جیسی متعدد سندوں سے تقویت ہو.

حسن لغیرہ: وہ قابلِ اعتبار ضعیف حدیث، جس کی اس جیسی متعدد سندوں سے تقویت ہو.

ترمذی کا حسن صحیح کا حکم: اس کی دو حالتیں ہیں: (1) اگر اس حدیث کی کئی سندیں ہوں تو بعض سندوں کے لحاظ سے صحیح، اور بعض کے لحاظ سے حسن. (2) اگر اس کی ایک ہی سند ہو تو اس کے راوی اختلاف یا تردد جو بعض علماء کے ہاں ثقہ اور بعض کے ہاں اس سے کم درجہ کا ہے.

ثقہ راوی کی طرف سے زیادہ کا حکم: اس کی بھی دو حالتیں ہیں: (1) اگر ثقہ راوی ایسی چیز کا اضافہ کرے جو اصل حدیث کے منافی نہ ہو، اور نہ ہی اس کے معنی یا حکم میں تبدیلی آتی ہو تو یہ زیادہ (اضافہ) مقبول ہے، اور اس کا حکم مستقل خبر کا ہوگا. (2) اگر ثقہ راوی ایسا اضافہ کرے جو اصل حدیث کے منافی ہو، یا اس کے معنی یا حکم میں تبدیلی پیدا کرتا ہو تو پھر دونوں طرف مدّمقابل راویوں کا موازنہ کیا جائے گا، اور جو زیادہ قوی ہے اسے ترجیح دے کر محفوظ قرار دیا جائے، اور کم قوت والے کو شاذ قرار دیا جائے گا.

ضعیف راوی کا ثقہ کی مخالفت کا حکم: اگر ضعیف راوی ثقہ کے خلاف روایت کرے تو ضعیف کی روایت منکَر، اور ثقہ کی روایت معروف کہلائے گی.

متابعت: کسی سند کے راوی کو دوسری سند سے تأیید حاصل ہونا، بشرطیکہ دونوں سندیں ایک ہی صحابی سے ہوں، متابعت کی دو قسمیں ہیں: (1) اگر دوسری سند پہلی سند کے راوی کے شیخ سے مل جائے تو یہ متابعة تامّة (مکمل) ہوگا، اور اگر یہ ملاپ شیخ سے اوپر ہو تو متابعہ قاصرہ (نامکمل) ہوگا.

شاہد: اگر دوسری سند کا صحابی پہلی سند کے علاوہ ہو، لیکن دونوں حدیثیں ایک ہی حکم اور معنی دیتی ہوں تو دوسری حدیث کو شاہد کہا جاتا ہے، متابعہ اور شاہد سے حدیث کو تقویت حاصل ہوتی ہے.

اعتبار: کتب احادیث سے اسانید کے متابعات اور شاہد تلاش کرنا، اور ان کے درمیان موازنہ کرنے کو اعتبار کہا جاتا ہے.

(4) مقبول خبر کي تقسيم: خبر پر عمل کرنے یا چھوڑنے کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں: (1) محکم ومختلف الحدیث. (2) ناسخ ومنسوخ.

خبرِ محکم: وہ مقبول خبر ہے جس کے مخالف کوئی دوسری مقبول خبر نہ ہو، اس پر عمل کرنا واجب ہے، اور اکثر احادیث اسی قسم کی ہیں.

مختَلَف الحدیث: وہ خبر ہے جس کا کوئی معارض (مخالف) ہو، اگر یہ مخالف ضعیف ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں، اور اگر یہ مخالف مقبول ہو تو پھر اس کے لیے درج ذیل امور ہیں:

(1) اگر دونوں حدیثوں کو بغیر تکلّف کے جمع کرنا ممکن ہو تو جمع اور توفیق پیدا کی جائے گی.

(2) اگر جمع وتوفیق ممکن نہ ہو اور تاریخ معلوم ہو جائے تو متقدم حدیث متأخر حدیث سے منسوخ ہو جائے گی.

(3) اگر تاریخ کا علم نہ ہو سکے تو سند یا متن سے متعلقہ ترجیحات کے لحاظ سے ترجیح دی جائے گی.

(4) اگر ترجیح بھی ممکن نہ ہو تو اس پر عمل کرنے سے توقّف کیا جائے گا، یہاں تک کہ توفیق یا ترجیح کوئی پہلو واضح ہو جائے.

نَسخ کی تعریف: متأخر شرعی دلیل سے متقدم شرعی دلیل کا حکم ختم کیا جانا.

نَسخ کی پہچان کے لیے تین طریقے: (1) نبوی کلام سے: (كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، أَلَا فَزُورُوهَا). (2) صحابی کے بیان سے. (3) تاریخ کا علم ہونے سے. جبکہ صحابی کا متأخرِ اسلام ہونا اس کی روایت ناسخ ہونے کی دلیل نہیں، کیونکہ متأخر صحابہ نے متقدم صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں.

خبر مردود اور ردّ کے أسباب

تعریف: خبر مردود وہ ہے جس میں روایت کرنے والے کی غلطی کا زیادہ امکان ہو.

اسباب: خبر کے ردّ کیے جانے کے دو بڑے سبب ہیں: (1) سند کا متصل نہ ہونا. (2) کسی راوی پر طعن ہونا.

پہلا سبب: اسناد میں سَقَط (یعنی متصل نہ) ہونے کے **2** بڑے سبب ہیں: (1) جلی (واضح). (2) خفی (خفیہ).

سند میں سَقَط کے جَلی اسباب: (1) معلق. (2) مرسل. (3) معضل. (4) منقطع.

سند میں سَقَط کے خَفِی اسباب: (1) تدلیس. (2) مرسل خفی.

(1) مُعلَّق: وہ سند جس میں مصنف کی طرف سے ایک یا زیادہ راوی حذف کیے گئے ہوں.

(2) مُرْسَل: وہ سند جسے تابعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے.

(3) مُعْضَل: وہ سند جس میں دو یا زیادہ راوی مسلسل حذف کیے گئے ہوں.

(4) مُنْقَطِع: وہ سند جس میں ایک راوی، ایک یا زیادہ جگہ سے حذف کیا گیا ہو.

اور یہ تمام اقسام ضعیف ہیں، کیونکہ محذوف راوی کا علم نہیں وہ کون اور کیسا ہے؟ البتہ اگر دوسری سند سے محذوف راوی کا علم ہو جائے تو پھر اس راوی کے لحاظ سے حکم دیا جائے گا. اسی طرح وہ تابعین جن کی روایات عموماً خلفاءِ راشدین سے ہیں، وہ بھی قابلِ اعتبار ہیں.

مرسل صحابی: مرسل صحابی ایسی حدیث ہے جسے چھوٹی عمر کے، یا متأخرِ اسلام صحابی نے روایت کیا ہو، اور مرسل صحابی حجت ہے، کیونکہ صحابہ نے اکثر وبیشتر دوسرے صحابہ سے ہی احادیث روایت کی ہیں، جیسا کہ ابوہریرہ اور ابن عباس ہیں، اور تابعین سے ان کی روایتیں شاذ ونادر ہیں.

سند میں سَقَط کے خفی اسباب:

(1) تَدْلِیْس: کا لغوی معنیٰ: عیب چھپانا ہے، اور اصطلاحاً: حدیث کی سند میں کسی راوی کا عیب چھپانا ہے. اس کی تین قسمیں ہیں:

(ا) تدليس الإِسْنَاد: جس میں مدلّس راوی اپنے شیخ کو گرا کر اوپر والے اس شیخ سے روایت کرے جس سے اس نے حدیثیں روایت کی ہوں، لیکن یہ حدیث اس سے نہ سنی ہو.

(ب) تدليس التَّسْوِيَه: جس میں مدلّس راوی سند کے درمیان سے ضعیف راوی کو گرا کر دو ہم عصر ثقہ راویوں کو ملا دے۔

(ج) تدليس الشُّيُوْخ: جس میں مدلّس راوی اپنے ایک ہی شیخ کو مختلف ناموں، کنیتوں یا لقبوں سے بیان کر کے اس کی اصلیت گم کر دے۔

(2) مرسل خفی: راوی اپنے ایسے ہم عصر راوی سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات نہ ہو، اور دونوں کے درمیان واسطہ ہو۔ اس میں تدلیس میں فرق یہ ہے کہ تدلیس میں راوی سے ملاقات ثابت ہوتی ہے، جبکہ مرسل خفی میں ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔

مرسل خفی اور تدلیس کی پہچان: یا تو خود راوی کے اعتراف سے ہوتی ہے، اور یا پھر حدیث کے ماہرین اس کی پہچان کر پاتے ہیں۔

دوسرا سبب: راوی پر طعن کی وجہ سے مردود ہونا: راوی پر طعن کے 10 دس اسباب ہیں، جن میں سے 5 پانچ کا تعلق عدالت (دینداری) سے، اور 5 پانچ کا تعلق ضبط (حفظ و یاداشت) سے ہے۔

عدالت (دینداری) سے متعلقہ اسباب: (1) الكَذِب. (2) التُّهمَةُ بِالْكَذِب. (3) الفِسْق. (4) البِدْعَة. (5) الجَهَالَة.

ضَبْط (حفظ) سے متعلقہ اسباب: (1) فُحْشُ الغَلَط. (2) كَثْرَةُ الغَفْلَة.(3) الوَهْم (4) مُخَالَفَةُ الثِّقَات (5) سُوءُ الْحِفْظ.

شدتِ ضعف کے اعتبار سے راوی میں طعن کے درج ذیل مراتب ہیں:

(1) الكَذِب (جھوٹ): جب راوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے، اس روایت کو موضوع کہتے ہیں. اس کے اسباب: دین دشمنی، جہالت کا غلبہ، مذہبی تعصب، حکمرانوں کی رضامندی، اور پیٹ پرستی وغیرہ ہیں. اسے روایت کرنا حرام ہے، سوائے کہ اس کا جھوٹ بیان کرنا مقصد ہو.

(2) التُّهمَةُ بِالْكَذِب: (جھوٹ کی تہمت) جب راوی کا عام بات چیت میں جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے، یا دین کے بنیادی اصولوں کے خلاف روایت کرے، اس روایت کو متروک کہتے ہیں، یہ سخت ضعیف ہے، چنانچہ اس روایت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا.

(3) الفِسْق: کبیرہ گناہ کا ارتکاب، یا چھوٹے گناہوں پر اِصرار کا مرتکب راوی، یہ بھی سخت ضعیف احادیث میں سے ہے.

(4) فُحْشُ الغَلَط: جس کا معنی یہ ہے کہ روایتِ حدیث میں راوی سنگین غلطیوں کا مرتکب ہے، اس لیے اس کی روایت سخت ضعیف ہے.

(5) كَثْرَةُ الغَفْلَة: یعنی راوی لاپرواہ ہے، اس قدر بیدار مغز (ہوشیار) نہیں ہے کہ اسے صحیح اور غلط میں تمیز ہو، اس کی اور سابقہ دونوں درجہ کی راویوں کی حدیث منکَر کہلاتی ہے.

(6) كَثْرَةَ الوَهْم: حدیث کی روایت میں نہ جانتے ہوئے غلطی ہو جانا، اور غلطی بہت زیادہ ہو جانا راوی میں طعن کا سبب ہے، جس وجہ سے موقوف سند کو مرفوع، یا مرسل کو موصول بنا دیا جاتا ہے، اس کی حدیث کو معلول کہا جاتا ہے، یہ علوم الحدیث کا پیچیدہ مسئلہ ہے، جس کی پہچان کچھ چیدہ علماء ہی کو ہوتی ہے، جیسا کہ علی بن المدینی، امام احمد، بخاری، اور ابو حاتم الرازی وغیرہ ہیں.

(7) مُخَالَفَةُ الثِّقَات: راوی کا دوسرے ثقہ راویوں کی مخالفت کرنا، جس کی چھ قسمیں ہیں: (1) المُدْرَج. (2) المَقْلُوب. (3) المَزِيدُ فِي مُتَّصِلِ الأَسَانِيد. (4) المُضْطَرِب. (5) المُصَحَّف. (6) المُحَرَّف.

(1) المُدْرَج: کا معنی: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: (1) مدرج الاسناد: ایسی حدیث جس کی سند کا اسیاق تبدیل کر دیا جائے، مثلاً: راوی مختلف سندوں کی دو حدیثیں ایک ہی سند سے روایت کرے. (2) مدرج المتن: حدیث کے متن میں کوئی جملہ یا لفظ اس طرح داخل کر دینا کہ اس کی حدیث سے تمیز نہ ہو.

(2) المَقْلُوب: وہ خبر جس کے الفاظ آگے پیچھے ہونے کی وجہ معنی بدل جائے، یہ سند میں ہو سکتا ہے، جیسا مرة بن کعب کو کعب بن مرة بنا دیا، اور متن میں ہو سکتا ہے، جیسا کہ روزِ قیامت سات آدمیوں کو سایہ ملنے والی حدیث میں: (لا تعلم شماله ما ينفق يمينه) کو (لا تعلم يمينه ما تنفق شماله) بنا دینا.

(3) المَزِيدُ فِي مُتَّصِلِ الأَسَانِيد: کسی ظاہراً متصل سند میں راوی کا اضافہ، اس میں زیادہ قوی راوی کی سند کو ترجیح دی جائے گی.

(4) المُضْطَرِب: وہ خبر جو مختلف انداز سے روایت ہو، اور تمام روایات قوت کے اعتبار سے برابر ہوں، لہٰذا ان میں ترجیح ممکن نہ ہو، اور یہ عموماً راویوں یا ایک ہی راوی کے حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے.

(5) المُصَحَّف: وہ خبر جس میں نقطوں کی تبدیلی سے اختلاف پیدا ہو، بشرطیکہ لفظ کی شکل تبدیل نہ ہو، جیسا کہ بشير/نسير.

(6) المُحَرَّف: وہ خبر جس میں اعراب (زبر/زیر...) کی تبدیلی سے اختلاف پیدا ہو، لیکن لفظ کی شکل تبدیل نہ ہو. بُشَير/بَشِير.

حديث کو مختصر کرنے یا بالمعنی روایت کرنے کا حکم: صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہے، جسے شرعی علوم کے ساتھ ساتھ عربی لغت پر بھی عبور حاصل ہو، اور اسے معلوم ہو کہ کسی لفظ کو حذف کرنے یا تبدیل کرنے سے کیا فرق پیدا ہوگا.

(8) الجَهَالَة: اس سے مراد راوی کا غیر معروف ہونا ہے، یا اس کے ثقہ یا ضعیف ہونے کا علم نہ ہونا، اس لحاظ سے مجہول کی دو قسمیں ہیں: (1) مجہول العین، (2) مجہول الحال، جسے مستور بھی کہا جاتا ہے.

مجہول العین: وہ راوی ہے جس سے روایت کرنے والا صرف ایک راوی ہو، اور اس کی توثیق نہ کی گئی ہو.

مجہول الحال (مستور): وہ راوی ہے جس سے ایک سے زائد راویوں نے روایت کی ہو، لیکن اس کی کسی معتبر امام سے توثیق نہ ہو.

مجہول کا حکم: صحیح یہ ہے کہ مجہول کی روایت مردود ہے جب تک اس کی توثیق معلوم نہ ہو جائے، یا قرائنِ حال سے اس کا معتبر ہونا ثابت نہ ہو جائے.

مبہم کی روایت کا حکم: مبہم وہ راوی ہے جس کے نام کا ذکر نہ ہو، جیسا کہ: شیخ، ایک آدمی وغیرہ، یہ خبر مردود ہے، کیونکہ اگر راوی کی عدالت قبولیت کی شرط ہے، تو وہ خبر کیسے قبول ہوگی جس میں راوی کی ذات ہی معلوم نہ ہو. اگرچہ اس کی تعدیل بھی کی گئی ہو، جیسا کہ: حدثني ثقة (مجھے ایک ثقہ نے خبر دی) یہ بھی غیر مقبول ہے، کیونکہ وہ راوی دوسرے علماء کے نزدیک غیر ثقہ ہو سکتا ہے.

(9) البِدْعَة: دین میں کوئی نئی بات ایجاد کرنا، اگر تو یہ بات دین کے بنیادی اصول وعقائد سے متعلقہ ہو تو بدعتِ مُكَفِّره (کافر بنا دینے والی) ہوگی، ورنہ بدعتِ مُفَسِّقَة ہوگی.

بدعتی کی روایت کا حکم: صحیح قول یہ ہے کہ اگر وہ بدعتی اپنی بدعت کا داعی ہو یا ایسی روایت کرے جو اس کی بدعت کو تقویت دیتی ہو تو اس حالت میں اس کی روایت قبول نہ کی جائے گی.

(10) **سُوءُ الْحِفْظ:** یعنی راوی کا حافظہ (یاداشت) اس قدر کمزور ہو کہ اس کی صحیح باتیں غلط باتوں سے زیادہ نہ ہوں، کبھی یہ کمزوری ابتداءِ حیات سے ہوتی ہے، اور کبھی کسی حادثہ یا مرض وغیرہ سے لاحق ہوتی ہے، جسے اِخْتِلَاط کا نام دیا جاتا ہے، چنانچہ حالتِ اختلاط میں روایت کی گئی حدیث مردود ہوگی.

مذکورہ بالا طعن کے اسباب میں سے: شاذ، مختلط، مستور، مدلس، مرسل کی کسی ایسے معتبر متابع سے تقویت ہو سکتی ہے جو ان کا ہم پلہ ہو، اور ان کی حدیث حسن لغیرہ کہلائے گی.

خبر کي تقسیم: منسوب إلیہ کے لحاظ سے :

منسوب إلیہ یا انتہاءِ سند کے لحاظ سے خبر کی تین قسمیں ہیں: (1) مرفوع. (2) موقوف. (3) مقطوع.

(1) **المَرْفُوْع:** ایسا قول، فعل، یا تقریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو، جس کی دو بڑی قسمیں ہیں:

(أ) مرفوع صریحاً: جو چیز براہِ راست آپ کی طرف منسوب ہو، جیسا کہ آپ کا فرمان: (صلوا کما رایتموني اصلي).

(ب) مرفوع حکماً: صحابی کا کسی قول، فعل یا حکم کو آپ کی سنت یا آپ کے زمانہ کی طرف منسوب کرنا، جیسا کہ: مِنَ السُنّة. (ایسا کرنا سنت ہے). کُنّا نَقُول. (ہم اس طرح کہتے تھے)..، کُنّا نَفْعَل. (ہم ایسا کرتے تھے)..، (ہمیں حکم دیا گیا)...، (ہمیں منع کیا گیا)، (نزولِ وحی کے عرصہ میں ہم ایسا کرتے تھے)... وغیرہ ہے.

(2) **المَوْقُوْف:** ایسا قول، وفعل جو کسی صحابی کی طرف منسوب ہو.

(3) **المَقْطُوع:** ایسا قول وفعل جو کسی تابعی یا تبع تابعی کی طرف منسوب ہو، اسے منقطع بھی کہا جاتا ہے.

علو ونزول

سند عالي: ایسی سند ہے جو کم راویوں کے ذریعہ متن تک پہنچے، اس کی دو قسمیں ہیں: (1) عُلُوّ مُطلَق: جو کم راویوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے. (2) عُلُوّ نِسْبِي: جو کم تعداد راویوں سے کسی بڑے امام (شعبہ، مالک وغیرہ) تک پہنچے.

سند نازل: ایسی سند ہے جو زیادہ راویوں کے ذریعہ متن تک پہنچے.

اگر سند ضعیف نہ ہو تو اس کا عالی ہونا بہتر وافضل ہے، کیونکہ کم روایوں کی وجہ سے اس میں خلل کے موقع کم ہوتے ہیں.

اَقْرَان اور مُدَبّج کي روایت

اَقْرَان: دو ایسے راوی ہیں جو عمر اور مشایخ سے حدیث حاصل کرنے میں ایک ساتھ ہوں.

مُدَبّج: دیباجہ چہرے کے رخسار کو کہتے ہیں، اور یہاں مراد: دو اَقْرَان کا ایک دوسرے سے روایت کرنا ہے.

اس کا فائدہ یہ ہے کہ سند میں راوی زیادہ ہونے کا خدشہ نہ ہو.

روایة الأكابِر عَنِ الأصَاغِر

جب عمر، علم یا مرتبہ میں بڑا راوی اپنے سے کم راوی سے روایت کرے، جیسا کہ صحابی کا تابعی سے، باپ کا بیٹے سے، شیخ کا شاگرد سے روایت کرنا ہے.

اس علم کا فائدہ: اس کا فائدہ یہ ہے کہ سند میں قلب واقع ہونے کا خدشہ نہیں ہوتا.

جو حدیث روایت کر کے اسے بھول گیا

اس کا معنی یہ ہے کہ شیخ اپنے شاگرد کی اس روایت کا انکار کر دے جو شاگرد اس کے ذریعہ سے روایت کرتا ہے.

اس کا حکم یہ ہے کہ : اگر شیخ اس روایت کا یقینی طور پر انکار کر دے تو وہ روایت مردود ہو گی، مثلاً: میں نے اس کو یہ حدیث روایت نہیں کی، یہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وغیرہ...

اور اگر شیخ تردد اور شک کے طور پر انکار کرے (جیسا کہ: مجھے یاد نہیں وغیرہ) تو ایسی حالت میں وہ روایت قبول کی جائے گی.

تحمّلِ حدیث اور اداءِ حدیث کے طریقے

تَحَمّلِ حدیث (حدیث سننا) صحیح یہ ہے کہ اس کے لیے بلوغت ضروری نہیں، بلکہ راوی کی سنِّ تمیز اور سمجھ بوجھ کافی ہے.

اَداء حدیث : یعنی اسے آگے روایت کرنے کے لیے راوی میں عدالت (دینداری) اور ضبط (حفظ) کی شرط ہے.

تحمّل اور أداءِ حدیث کے آٹھ طریقے ہیں:

(1) سماع. (2) قراءت. (3) إجازہ. (4) مناولۃ. (5) مکاتبہ. (6) إعلام. (7) وصیہ. (8) وجادہ.

(1) **سماع**. اس سے مراد: شیخ کا اپنے حفظ یا کتاب سے احادیث لکھوانا، اور راوی کا اس سے سننا، جو سب سے اعلی طریقہ ہے، اس کی ادائیگی کے لیے: سمعتُ، سمعنا، حدثني، حدثنا، اخبرني، اخبرنا، انبأني انبأنا کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے.

(2) **قراءت**. راوی کا شیخ پر پڑھنا، اور شیخ کا اس پر موافقت کرنا، بشرطیکہ شیخ اس کا حافظ ہو، یا اس اصل نسخہ سے دیکھ رہا ہو، اس کی ادائیگی کے لیے: قرأتُ، قريء على فلان وأنا أسمع جیسے صیغے استعمال کیے جاتے ہیں.

(3) **إجازة**. شیخ کا لفظی طور پر یا لکھ کر اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دینا ہے، جس کی کئی شکلیں صورتیں ہیں، اس کی ادائیگی کے لیے: (حدثني فلان إجازة) وغیرہ کا صیغہ استعمال ہوتا ہے.

(4) **مناولة**. شیخ اپنا اصل نسخہ یا اس سے تقابل کیا ہوا نسخہ شاگرد کے حوالے کرے، یا حوالے کرتے ہوئے اسے اپنی ان روایات کو روایت کرنے کی اجازت دے، اس کی ادائیگی کی صورت: (حدثني فلان مناولة) وغیرہ ہے.

(5) **مکاتبة**. شیخ اپنی سماعت کردہ روایات کسی حاضر یا غائب راوی کو لکھ کر بھیج دے، یہ بھی اجازہ کے ساتھ یا اس کے بغیر ہو سکتا ہے.

(6) **إعلام**. شیخ کا شاگرد کو بتا دینا کہ یہ کتاب میری سماعت کردہ روایات ہیں، اسے روایت کرنے کے لیے بھی اجازت چاہیے.

(7) **وصیہ**. شیخ موت یا سفر وغیرہ کے وقت کسی کے لیے اپنی کتاب کی وصیت کر دے، اس کی ادائیگی کے لیے (أوصى إليّ فلان) کا صیغہ استعمال ہوتا ہے.

(8) **وجادة** . راوی ایسی احادیث یا کتاب پالے جو اس کے شیخ کے خط سے لکھی ہو، اور وہ اپنے شیخ کا خط پہچانتا ہو، اس کی ادائیگی کی صورت : (وجدت بخط فلان) (قرأت بخط فلان) وغیرہ ہے.

جرح وتعدیل

تعریف:

الجَرْح (جیم پر زبر) کا لفظی معنی : زبان سے نقد و تبصرہ کرتے ہوئے روایتِ حدیث میں کسی کی کمی کمزوری بیان کرنا. اصطلاحاً: راوی کے ایسے اوصاف بیان کرنا جو اس کی روایت ردّ کرنے کے موجب ہوں.

التَّعْدِيل: عدَل سے ہے، جس کا لفظی معنی: کسی کے اعمال اخلاق کو پسندیدہ قرار دینا، اور اصطلاحاً: راوی کے ایسے اوصاف بیان کرنا جو اس کی روایت قبول ہونے کے موجب ہوں.

علم الجرح والتعديل: القواعد التي تنبني عليها معرفة الرواة الذين تقبل روايتهم او ترد (ایسے قواعد وضوابط جن سے مقبول اور مردود راویوں کی پہچان ہو)، اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) جرح یا تعدیل مُفَسَّر: وہ جرح یا تعدیل جس کے سبب کی وضاحت کی گئی ہو.

(2) جرح یا تعدیل مُبْہَم: ایسی جرح یا تعدیل جس کے سبب کی وضاحت نہ کی گئی ہو.

اگر کسی راوی کی جرح وتعدیل میں تعارض ہو تو جرح مفسَّر کو ترجیح دی جائے گی بشرطیکہ وہ جرح کے اسباب کے عالم سے صادر ہو.

اور اگر راوی میں صرف جرح ہی ہو تعدیل نہ ہو، تو وہ جرح غیر مفسَّر بھی قبول کی جائے گی.

اسی طرح ایک ہی عالم کی تعدیل مقبول ہے بشرطیکہ وہ اس کے اسباب کا علم رکھتا ہو.

جرح وتعدیل کے مراتب:

تقریب التہذیب میں ابن حجر نے جرح وتعدیل کے 12 مراتب بیان کیے ہیں، چھ مرتبے تعدیل کے، اور چھ مرتبے جرح کے ہیں، ذیل میں ترتیب سے ان کا بیان ہے:

(1) شرف وفضیلت کے لحاظ سے پہلا مرتبہ صحابہ کرام کا ہے.

(2) ایسا وصف جسے مبالغہ یا اسم تفضیل سے بیان کیا گیا ہو، جیسا کہ أوثَقُ النّاس، سب سے زیادہ ثقہ، یا توثیق کے الفاظ کی تاکید: لفظ کا تکرار: ثِقَةٌ ثِقَة، یا مترادف لفظ: ثِقَةٌ ثَبْتٌ، ثِقَةٌ حَافِظ.

(3) جس میں ایک ہی بار توثیق کا لفظ آیا ہو، جیسا کہ: ثقة، مُتْقِن، ثَبْت...

(4) جو تیسرے درجہ سے کم ہو: جیسا کہ لفظ: صَدُوق، لا بأسَ بِه، لَيْسَ بِهِ بَأس، شَيْخٌ، يُعتَبَرُ بِه.

(5) جو چوتھے درجہ سے کم ہو، جیسا کہ: صَدُوقٌ سَيِّءُ الْحِفْظ، صَدُوْقٌ يَهِمُ، صَدُوْقٌ يُخْطِئُ، اسی درجہ میں وہ بھی شامل ہیں جن پر بدعت کی تہمت ہو.

(6) جس کی صرف چند احادیث ہیں، اور اس کی روایت ردّ کرنے کا بھی کوئی ثبوت نہ ہو، اگر ایسے راوی کی متابعت پائی جائے تو اس کے لیے لفظ: مَقْبُول ہے، ورنہ اس کی روایت کمزور ہے.

(7) جس سے ایک سے زیادہ شخص نے روایت کیا ہو، لیکن اس میں کسی معتبر عالم کی توثیق نہ ہو، اس کے لیے لفظ: مَسْتُور، یا مَجْهُولُ الْحَال استعمال کیا ہے.

(8) جس میں کسی معتبر عالم کی توثیق نہ ہونے کا ساتھ ساتھ کسی طرح کی جرح ہو، اسے لفظِ: ضعیف سے تعبیر کیا گیا ہے.

(9) جس سے کسی ایک شخص نے ہی روایت کیا ہو، اور اس میں کوئی توثیق نہ ہو، اسے مجھول کا نام دیا گیا ہے.

(10) جس میں کسی طرح کی توثیق نہ ہونے ساتھ ساتھ کوئی شدید جرح ہو، جس کے لیے: مَتْرُوك، مَتْرُوكُ الْحَدِيث، وَاهِي الْحَدِيث، یا سَاقِط جیسے لفظ استعمال ہوئے ہیں.

(11) جس پر جھوٹ کی تہمت ہو.

(12) جسے جھوٹا اور وَضَّاع (حدیثیں گھڑنے والا) دَجَّال قرار دیا گیا ہو.

راویوں کے طبقات ، ولادت، اور وفیات کا علم

طبقة سے مراد: ایسے راوی ہیں جو عمر، اور اساتذہ کے لحاظ سے مشترک ہوں.

راویوں کی سنِّ ولادت معلوم کرنا اس لیے ضروری ہے کیونکہ اسی پر ان کی اسانید کا اتصال وانقطاع کا دار ومدار ہے.

اور راویوں کے شہروں ، ملکوں اور علاقوں کا علم اس لیے ضروری ہے کہ اس سے ان کے درمیان تمیز کی جا سکتی ہے.

خبر كي تقسيم راويوں كي معرفت كے اعتبار سے

راویوں کی معرفت کے اعتبار سے خبر کی دس قسمیں ہیں:

(1) سابق ولاحق. (2) مہمل. (3) مسلسل. (4) متفق ومفترق. (5) مؤتلف ومختلف. (6) تشابہ. (7) إخوة واخوات. (8) نام وکنیت. (9) نسب ولقب. (10) موالی.

(1) سَابِق وَلَاحِق. اس سے مراد دو ایسے راویوں کا کسی شیخ سے روایت کرنے میں مشترک ہونا ہے جن کی وفات میں بہت زیادہ سالوں کا عرصہ ہو، جیسا کہ ابو العباس السراج سے امام بخاری اور ابو الحسین خفاف نے روایت کیا ہے، اور ان دونوں کی وفات میں 140 سال کا عرصہ ہے، اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ سند میں انقطاع کا شبہہ نہ ہو.

(2) مُهْمَل. اس سے مراد وہ راوی ہے جو دو مشائخ سے روایت کرے جو اپنے نام، یا اپنے باپ کے نام میں متفق ہیں، اور دونوں میں تمییز نہ کی گئی ہو، جیسا کہ امام بخاری کے احمد نامی دو شیخ ہیں: احمد بن عیسی، اور احمد بن صالح، اگر تو دونوں شیخ ثقة ہوں جس طرح کہ یہاں ہے تو اس کا کوئی نقصان نہیں، لیکن اگر ایک ثقة اور دوسرا ضعیف ہو تو پھر تعیین کرنا ضروری ہے.

(3) مُسَلْسَل. مسلسل وہ حدیث ہے جس میں سند کے تمام راوی یا بعض راوی کسی ایک چیز پر متفق ہوں، جیسا کہ سبھی "حَدَّثَنَا" کے صیغہ سے روایت کریں، یا کسی مخصوص کیفیت سے بیان کریں، جیسا کہ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ (فلان نے مجھ سے روایت کرتے ہوئے اپنی داڑھی پکڑ رکھی تھی)، یعنی: ہر راوی حدیث روایت کرتے ہوئے داڑھی پکڑے ہوئے ہو، یا تمام راویوں کا ایک ہی نام ہو، جیسا کہ سبھی کا نام محمد ہو. اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ: اس میں راوی کا حدیث کو بہتر طور پر حفظ کرنے کا بیان ہے.

(4) مُتَّفَق ومُفْتَرَق. جس میں رایوں کے نام اور ان کے باپ یا دادا کے نام تلفظ اور خط دونوں میں متفق ہوں، جیسا کہ : عبداللہ بن زید بن عاصم، اور عبداللہ بن زید بن عبدربہ. اس کی معرفت اس لیے ضروری ہے کہ اشتباہ اور اختلاط نہ ہو.

(5) مُؤْتِلِف ومُخْتَلِف. راویوں کے نام، القاب، یا انساب خط میں متفق اور تلفظ میں مختلف ہوں، جیسا کہ : البَزَّاز و البَزَّار ہیں، اس کی ضرورت اس لیے ہے کہ تصحیف و تحریف سے محفوظ رہیں.

(6) مُتَشَابِه. جس میں راویوں کے نام تلفظ اور خط میں متفق ہوں، اور آباء کے نام تلفظ میں مختلف اور خط میں متفق ہوں، یا اس کے برعکس، جیسا کہ : محمد بن عَقیل، اور محمد بن عُقَیل.

(7) إخْوَة وأخَوات. جس میں بھائیوں کی آپس میں، یا بہن بھائیوں کی ایک دوسرے سے روایت ہو.

(8) نام وكُنِيَت. وہ راوی جو مختلف : ناموں، کنیتوں، یا القاب سے مذکور ہو، جیسا کہ محمد السائب الکلبی ہے، اسے حماد بن السائب بھی کہا جاتا ہے، اور اس کی کنیت : ابوالنضر اور ابوسعید ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ ایک ہی شخص کو متعدد نہ سمجھا جائے.

اس میں ان راویوں کا علم بھی ہے جو اپنے ناموں کی بجائے اپنی کنیتوں سے معروف تھے، جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، اور وہ بھی جس کی کنیت ہی اس کا نام تھی، اور جس کی کنیت اس کے باپ کی کنیت جیسی تھی.

(9) نَسَب ولَقَب. اس کی پہچان اس لیے ضروری ہے کہ کبھی یہ ظاہر کے برخلاف ہوتے ہیں، جیسا کہ معاویہ بن عبدالکریم "الضال"، یہ کوئی دین و عقیدہ کے لحاظ سے گمراہ نہیں، بلکہ مکہ میں راستہ بھول جانے کی وجہ سے اس کو یہ لقب دیا گیا.

نسبتوں کا تعلق کبھی قبائل، ملکوں، علاقوں، شہروں، بستیوں، محلوں سے ہوتا ہے، اور کبھی صنعتکاری وغیرہ سے ہوتا ہے.

اس میں وہ بھی ہیں جو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب تھا، اور جو اپنی ماں کی طرف منسوب کیا گیا.

(10) مَوَالِي. مولی کی جمع ہے، اور مولی کی دو قسمیں ہیں: مَولَى مِن اَعْلى : جسے آقا کا نام دیا جاتا ہے، اور مَولَى مِن اَسْفَل: جسے غلام کہا جاتا ہے، اور یہاں مولی سے مراد وہ غیر عرب مسلمان ہیں جن کی عربوں سے کسی نہ کسی طور پر نسبت ہوتی ہے: (1) وَلاءُ العِتَاقَة: جو کسی عرب قبیلہ کے آزاد کردہ غلام کے لیے کہا جاتا ہے، (2) وَلاءُالإسلام: کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والے کی طرف اس کی نسبت، (3) وَلاءُ الحَلِف: جن کے درمیان باہمی نصرت وہمدردی کا معاہدہ کی نسبت ہو.

تصنيفِ حديث كي اقسام

حدیث کے موضوع پر تصنیف کی 12 بارہ سے زائد اقسام ہیں: (1) الجَوامِع. (2) الصِّحَاح. (3) السُنَن. (4) المَسَانِيْد. (5) المُصَنَّفَات (6) المَعَاجِم. (7) المُسْتَدْرَكَات. (8) المُسْتَخْرَجَات. (9) الموطآت، (10) الأَجْزَاء. (11) العِلَل. (12) الاَطْرَاف. (13) الآمالي.

(1) الجَوامِع. جامع کی جمع، وہ کتب جن میں مختلف علم کے ابواب جمع کیے گئے ہوں، جیسا کہ جامع معمر بن راشد وغیرہ.

(2) الصِّحَاح. صحیح کی جمع، وہ کتب جن کے مصنفین کی صحیح احادیث بیان کرنے کی شرط ہو، جیسا کہ صحیح البخاری وغیرہ.

(3) السُنَن. سنہ کی جمع، وہ کتب جن میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہو. جیسا کہ سنن ابی داود.

(4) المَسَانِيْد. مسند کی جمع، وہ کتب جن میں ہر صحابی کی احادیث علیحدہ جمع کی گئی ہوں، جیسا کہ مسند احمد وغیرہ.

(5) المُصَنَّفَات: مصنف کی جمع، وہ کتب جن میں مرفوع، موقوف اور مقطوع اخبار جمع کی گئی ہوں، جو علم کے مختلف ابواب پر مشتمل ہوں، جیساکہ مصنف عبدالرزاق.

(6) المَعَاجِم. معجم کی جمع، وہ کتب جن میں احادیث مؤلف کی مشائخ کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہوں، جیساکہ معاجم الطبرانی ہیں.

(7) المُسْتَدْرَكَات. مستدرک کی جمع، وہ کتاب جس میں کسی سابقہ کتاب کی شرط پر چھوٹ جانے والی حدیثیں جمع کی گئی ہوں، جیسا کہ مستدرک الحاکم ہے.

(8) المُسْتَخْرَجَات. مستخرج کی جمع، وہ کتاب جس میں جس میں کسی کتاب کی احادیث اس مصنف کی سند کے علاوہ دوسری سند سے جمع کی جائیں، جیساکہ ابونعیم الاصبہانی کی کتاب: المستخرج على الصحيحين ہے.

(9) المَوَطَّآت: جمع موطأ، وہ کتاب جس میں فقہی ابواب کی ترتیب سے مرفوع، موقوف اور مقطوع احادیث بیان کی گئی ہوں، جیسا کہ موطأ إمام مالک ہے.

(10) الأَجْزَاء. جزء کی جمع، وہ کتاب جس میں کسی ایک آدمی (صحابی یا تابعی وغیرہ) کی احادیث، یا کسی ایک موضوع سے متعلقہ احادیث جمع کی جاتی ہوں، جیساکہ امام بخاری کی "جزء رفع اليدين في الصلاة" ہے.

(11) العِلَل. وہ کتب جن میں بعض کمزوریوں پر مبنی احادیث کو ان کی علل (کمزوریوں) کی وضاحت کے ساتھ جمع کیا گیا ہو، جیساکہ علل الإمام احمد، اور علل الدارقطنی وغیرہ ہیں

(12) الأَطْرَاف . طرف کی جمع، جس کا معنی: ایک حصہ، یعنی وہ کتب جن میں حدیث کا ایک ایسا جملہ بیان کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہو جو باقی حدیث پر دلالت کرتا ہو، جیساکہ ابن حجر کی کتاب: اتحاف المهرة فی اطرف العشرة، اور المزی کی کتاب: تحفة الاشراف ہے.

(13) الأَمَالي: إملاء کی جمع، جس سے مراد وہ کتاب ہے جس میں کسی محدث کی مختلف مجلسوں میں املاء کردہ احادیث جمع کی گئی ہوں، جیساکہ ابن حجر کی کتاب: الأمالی المطلقة ہے.

شیخ وطالب علم کے آداب

(أ) شیخ کے آداب:

(1) بوقتِ ضرورت حدیث بیان کرنا.

(2) بڑے عالم کی موجودگی میں اس کی طرف رہنمائی کرنا.

(3) غلط نیت کی وجہ سے حدیث بیان کرنے سے گریز نہ کرنا.

(4) حدیث بیان کرنے کے لیے طہارت کا اہتمام کرنا.

(5) حدیث کی مجلس میں عزت و وقار کے ساتھ بیٹھنا.

(6) بلا عذر کھڑے ہو کر، یا جلدی میں حدیث بیان نہ کرنا

(7) حالتِ اختلاط (جس میں خلط ملط ہونے کا خدشہ ہو) میں حدیث بیان نہ کرنا.

(8) مجلسِ املاء میں بیدار مغز کاتب کا اہتمام کرنا.

(ب) طالب علم کے آداب

(1) طلبِ علم کے لیے نیت اللہ کے لیے خالص کرنا.

(2) شیخ کی عزت وتوقیر کرنا، کیونکہ یہ حصولِ علم کے اسباب میں سے ہے.

(3) حصولِ علم کے لیے مکمل جدوجہد کرنا، اور تمام صلاحیتیں بروے کار لانا.

(4) حصولِ علم میں تکبر اور حیاء سے بچنا.

(5) علم کو حفظ کرنے اور لکھنے کا اہتمام کرنا.

(6) محفوظہ یا لکھی ہوئی احادیث کا ساتھیوں کے ساتھ مذاکرہ کرنا.

تخریج الحدیث کا طریقہ: (1) تخریج مختصر. (2) تخریج مطول.

حدیث کی إسناد کا مطالعہ